روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 9۔اکتوبر 2014ء 13ذوالحج 1435 ہجری 9۔اخاء 1393ھش جلد 64-99 نمبر 228

احساں ہیں تیرے بھارے

قرباں ہیں تجھ پہ سارے جو ہیں مرے پیارے
احساں ہیں تیرے بھارے گن گن کے ہم تو ہارے
دل خوں ہیں غم کے مارے۔کشتی لگا کنارے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ آئرلینڈ کی روداد، بیت مریم کے افتتاح اور ریسپشن کے احوال اور غیروں پر اثرات

خلیفۃ المسیح نے ہمیں دین حق، قرآن اور امن ومحبت کی تعلیمات سے عمدگی سے آگاہ کیا۔تاثرات

اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگا دیں اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں اور نیک نمونے دکھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3/اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کی تعلیم کے دو حصے ہیں اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔حق اللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو واجب الاطاعت سمجھیں اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگا دیں اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں اور مخلوق کی خدمت میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کریں اور اس سے احسان کا معاملہ کریں۔فرمایا کہ احسن رنگ میں اگر یہ تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے سے اس کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی پہلی باقاعدہ بیت الذکر کا افتتاح تھا اور اسی دن شام کو غیروں کے ساتھ ریسپشن کا ایک فنکشن بھی تھا جو کہ لائیو نشر کیا گیا تھا۔اس ریسپشن میں میرا خطاب بھی تھا جس میں میں نے دین حق کی خوبصورت تعلیم کے حوالے سے کچھ باتیں بیان کی تھیں۔اس کے علاوہ پریس انٹرویوز اور گالوے کے سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے کے ساتھ بھی دین حق کی تعلیم کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔حضور انور نے بیت مریم گالوے کے افتتاح اور ریسپشن میں مہمانوں سے اپنے خطاب اور ان کے ساتھ ملاقات کے بعد مہمانوں کے جماعت کے بارے میں نیک خیالات اور عمدہ تاثرات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ریسپشن میں سپیکر، بعض پارلیمنٹیریز، سینیٹرز، سٹی کونسل کے ممبرز، بشپ، کونسلرز، استاد، ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 100 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ریسپشن میں میرے خطاب، مہمانوں سے ملاقاتوں اور میڈیا کو دیئے گئے انٹرویوز سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تعارف اور دین حق کی حقیقی تعلیم پھیلانے کی توفیق ملی۔مہمانوں نے اپنے تاثرات میں بیان کیا کہ وہ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے، مختلف اکائی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آئرلینڈ اور بالخصوص گالوے شہر احمدیت کو خوش آمدید کہتا ہے، آج کل لوگ دین سے بہت خوفزدہ ہیں مگر اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی برداشت کا درس دیا ہے۔خلیفہ نے ہمیں دین حق، قرآن اور امن و محبت کی تعلیمات سے آگاہ کیا، خلیفہ کا خطاب حکمت سے پُر اور دل کو چھو لینے والا تھا۔اللہ کرے کہ آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حقیقی سفیر بنیں، جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اچھا لگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی وہ دعوت دیتے ہیں۔دنیا کو آجکل اس پیغام کی سخت ضرورت ہے۔دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ دین حق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو صرف اور صرف محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔جماعت احمدیہ شدت پسندی پر یقین نہیں رکھتی اور جماعت احمدیہ نے ہمیشہ یہ ثابت کیا ہے کہ یہ جماعت اپنے اعلیٰ مقاصد کے مطابق ہی کام کر رہی ہے۔جماعت احمدیہ کا دنیا میں بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کرنا اور مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا بہت متاثر کن ہے۔

حضور انور نے پریس اور میڈیا کے ذریعہ دین حق کے پیغام کا دنیا میں پھیلنے اور نشر و اشاعت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دین حق کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں میڈیا نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔حضور انور نے فرمایا ریسپشن میں میرے خطاب کی خبر ٹی وی نے بھی نشر کی، اس چینل کو 5 ملین لوگ دیکھتے ہیں، ریڈیو پر سننے والوں کی تعداد ایک ملین ہے، پھر گالوے FM ریڈیو پر بھی میرا خطاب نشر کیا گیا اس کے سننے والوں کی تعداد بھی ایک لاکھ 35 ہزار ہے، پھر آئرلینڈ کے نیشنل اخبار نے بھی بیت مریم کے افتتاح اور ریسپشن کی خبر دی، اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ 81 ہزار ہے، انٹرنیٹ پر تقریباً 4 لاکھ 84 ہزار سے زائد لوگ اس اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں۔فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو غیر معمولی برکت بخشتا ہے، ہر احمدی ایمان و ایقان میں مزید مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔حضور انور نے آخر پر مکرمہ روبینہ کریم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالمومن صاحب آئرلینڈ کی وفات، مکرم ڈاکٹر مبشر احمد کھوسہ صاحب میرپورخاص سندھ کی شہادت اور مکرمہ الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج جلال الدین لطیف صاحب کی وفات پر مرحومین کی خدمات اور ذکر خیر فرمایا ان کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔
مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔
''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''
(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔جزاکم اللہ
(ناظر اعلیٰ)

نیکی میں نقل کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
''لوگ دنیاوی باتوں میں نقل کرتے ہیں...... لیکن دین کے معاملے میں نقل اور ویسا بننے کی کوشش کرنا جیسا حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں ہمارے سامنے نمونہ پیش فرمایا ہے، بلکہ ہم میں سے تو بہت سوں نے اُن (رفقاء) کو بھی دیکھا ہوا ہے جنہوں نے قربِ الٰہی کے نمونے قائم کئے۔لیکن ان کی نقل کی ہم کوشش نہیں کرتے جبکہ نقصان کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے اور فائدہ بھی ایسا ہے جس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا۔پس کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے۔''فرمایا ''نقل اگر کرنی ہے تو ایسے واقعات سن کر اپنے اوپر بھی یہ حالت طاری کرنے کے لئے نقل کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے قرب کا رشتہ قائم ہو۔'' (الفضل 11 مارچ 2014ء)
(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

اداریہ

خادموں سے حسن سلوک ۔ ہاتھ سے کام

صحابی رسول حضرت ابوذر غفاریؓ نے ایک غلام پر کچھ سختی کی تو رسول اللہ ﷺ ان پر ناراض ہوئے اور فرمایا:

یہ لوگ تمہارے بھائی اور خدمت گار ہیں جنہیں خدا نے تمہاری نگرانی میں دیا ہے۔ پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو اور اگر کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو ان کی مدد کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب المعاصی من امر الجاھلیۃ حدیث نمبر 29)

رسول کریم ﷺ نے غلاموں اور خدام سے حسن سلوک کی جو ہدایت دی ہے اس کی کوئی نظیر کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی۔ یہی ابوذر غفاریؓ رسول کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل اس طرح کرتے تھے کہ آقا اور غلام ایک ہی طرح کے کپڑے پہنتے تھے اور ایک ہی طرح کا کھانا کھاتے تھے۔

حضرت سلمان فارسیؓ ایک دفعہ آٹا گوندھ رہے تھے۔ کسی نے پوچھا خادم کہاں ہے فرمایا اس کو کسی کام سے بھیجا ہے۔ مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر زیادہ بوجھ ڈالوں۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 90)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اپنے خادم کے ساتھ کھانا تواضع اور انکساری کی علامت ہے اور جو خادم کے ساتھ کھاتا ہے۔ جنت اس کی مشتاق ہوتی ہے۔

(فردوس الاخبار جلد اول صفحہ 162 حدیث نمبر 436 شیرویہ بن شھر دارالدیلمی۔ دارالکتاب العربی طبع اول 1987ء)

آج انسانی حقوق کے علمبردار کہلانے والوں میں سے کون ہے جو اپنے خادم کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتا ہے۔ سوائے رسول اللہؐ کے سچے غلاموں کے۔ آنحضرتؐ نے اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی کے خادم کھانا تیار کر کے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک یا دو لقمے تو اسے کھانے کو دے دو۔ کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت سے تیار کیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ حدیث نمبر 2370)

سیدنا حضرت مصلح موعود خطبہ 30 نومبر 1934ء میں فرماتے ہیں۔

جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ذلت نہیں بلکہ عزت کی بات ہے۔ ذلت کے معنی تو یہ ہوئے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بعض کام ذلت کا موجب ہیں اگر ایسا ہے تو ہمارا کیا حق ہے کہ اپنے کسی بھائی سے کہیں کہ وہ فلاں کام کرے جسے ہم ذلت سمجھتے ہیں؟ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا چاہئے۔ امراء تو اپنے گھروں میں کوئی چیز ادھر سے اٹھا کر ادھر رکھنا بھی عار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کو میں نے بیسیوں دفعہ برتن مانجتے اور دھوتے دیکھا ہے اور میں نے خود بیسیوں دفعہ برتن مانجے اور دھوئے ہیں اور کئی دفعہ رومال وغیرہ کی قسم کے کپڑے بھی دھوئے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ایک ملازم کو پاؤں دبانے کے لئے بلایا وہ مجھے دبا رہا تھا کہ کھانے کا وقت ہو گیا لڑکا کھانے کا پوچھنے آیا تو میں نے کہا دو آدمیوں کا کھانا لے آؤ۔ کھانا آنے پر میں نے اس ملازم کو ساتھ بٹھا لیا۔ لڑکا یہ دیکھ کر دوڑا دوڑا گھر میں گیا اور جا کر قہقہہ مار کر کہنے لگا: حضرت صاحب فلاں ملازم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہیں۔ (دینی) طریق یہی ہے اور میں سفر میں یہی طریق رکھتا ہوں کہ ساتھ والے آدمیوں کو اپنے ساتھ کھانے پر بٹھا لیتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں بعض بعض خوبیاں نہایت نمایاں تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اسی (بیت) میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے میں چھوٹا سا تھا سات آٹھ سال کی عمر ہو گی، ہم باہر کھیل رہے تھے۔ کہ کوئی ہمارے گھر سے نکل کر کسی کو آواز دے رہا تھا کہ فلانے مینہ آ گیا ہے اوپلے بھیگ جائیں گے جلدی آؤ اور ان کو اندر ڈالو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول درس دے کر ادھر سے جا رہے تھے۔ انہوں نے اس آدمی سے کہا کیا شور مچا رہے ہو؟ اس نے کہا کوئی آدمی نہیں ملتا جو اوپلے اندر ڈالے آپ نے فرمایا تم مجھے آدمی نہیں سمجھتے؟ یہ کہہ کر آپ نے ٹوکری لے لی اور اس میں اوپلے ڈال کر اندر لے گئے۔ آپ کے ساتھ اور بہت سے لوگ بھی شامل ہو گئے اور جھٹ پٹ اوپلے اندر ڈال دیئے گئے۔ اسی طرح اس (بیت) کا ایک حصہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بنوایا تھا۔ ایک کام میں نے بھی اسی قسم کا کیا تھا۔

(الفضل 9 دسمبر 1934ء)

دریا ہے ایک قطرے سے کم آپؐ کے لئے

ہر کشفِ با کمال و اَتم آپؐ کے لیے
دریا ہے ایک قطرے سے کم آپؐ کے لیے

سو بار غسل کر کے بھی عرق گلاب سے
لکھنا سنبھل سنبھل کے قلم آپؐ کے لیے

ہر اشکِ خونچکاں سے اُبھرتی ہے یہ دُعا
اے نقش! آج پانی پہ جم آپؐ کے لیے

ملنے کی آرزو تھی سو ملنا تھا خواب میں
اُس آرزو نے بڑھ کے قدم آپؐ کے لیے

دل وہ ہے شاد کام جسے آپؐ مل گئے
پُر نور ہے وہ آنکھ جو نم آپؐ کے لیے

حسن و جمالِ یار کے آثار دیکھ کر
عاشق اُٹھا رہے ہیں ستم آپؐ کے لیے

محمد مقصود احمد منیب

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

خدا کی محبت ہی وہ مقام ہے جس سے روحانی حیات ملتی ہے۔ حقیقی روحانی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا ضروری ہے

آپ کا یہ دعویٰ کہ میں دنیا کو زندگی دینے آیا ہوں بڑی شان سے پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔ لوگوں کو روحانی زندگی اب آپ کے ذریعہ سے ہی مل رہی ہے اور مل سکتی ہے

حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ غالب آئیں گے۔ آپ کے ماننے والے ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ خلافت کا نظام آپ کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے چلتا چلا جائے گا۔ کوئی اور نظام اگر اس کے مقابل پر اٹھے گا تو ناکام و نامراد ہوگا

خلافت وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ چھین کر نہیں لیا جاتا۔ ظلم کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ معصوموں کو زندہ درگور کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ ظالمانہ طریقے پر قتل کر کے اس نظام پر قبضہ نہیں کیا جاتا۔ یہ تو زندگیاں دینے کا ذریعہ ہے نہ کہ زندگیاں لینے کا۔ جو خدا تعالیٰ کی تائید اور مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے

دنیا کے مختلف ممالک میں ایسے لوگ ہیں جو احمدیت کے پیغام کو سمجھ کر اپنی روحانی زندگی کا سامان کر رہے ہیں۔ یہ کام سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے ہو ہی نہیں سکتا

دائمی روحانی زندگی کے لئے قربانیاں تو ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ہر قربانی کے لئے تیار رہنے والوں کو بغیر قربانی کے ہی اس قدر نواز دیتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے

غلبہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا مقدر ہے اور بحیثیت فرد جماعت اس بات کو ہر ایک سمجھے کہ اس غلبے میں مَیں نے بھی حصہ ڈالنا ہے۔ دنیا کی نجات میرے ذریعہ سے ہونی ہے اور اس کے لئے میں نے اپنا کردار ادا کرنا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15۔اگست 2014ء بمطابق 15 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ انفال کی آیت 25 تلاوت کی اور فرمایا:

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ اور رسول کی بات پر لبیک کہو۔ جب وہ تمہیں بلائے تا کہ تمہیں زندہ کرے۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو زندگی دینے کے لئے بھیجتا ہے۔ ان یعنی مومنوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کی موت کو زندگی عطا کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ زندگی روحانی زندگی ہے نہ کہ ظاہری موت سے زندگی۔ یہاں ایک صداقت کا بھی اظہار ہے کہ مومن کو ہمیشہ نبی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اصلاح کے سامان کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہماری زندگی کے سامان کئے اور ایک کامل اور مکمل شریعت قرآن کریم کی صورت میں نازل فرمائی۔ اور اس پر عمل کرنے کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہنے والوں نے محسوس کیا اور محسوس کرتے تھے۔ جو جتنا زیادہ آپ کے قریب تھا اتنا ہی زیادہ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونے کا حسن نکھر کر واضح ہوتا تھا اور آپ کی بیویاں آپ کے اس حسن عمل کی سب سے زیادہ گواہ ہو سکتی تھیں اور تھیں۔ تبھی تو جب سوال کرنے والے نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن۔ آپ کا خلق قرآن تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہا حدیث نمبر 25108 عالم الکتب بیروت 1998ء)

جو کچھ اس میں یعنی قرآن کریم میں ہے اس کا عملی نمونہ آپ تھے۔

پس انبیاء کا وجود دنیا میں نمونہ ہوتا ہے۔ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان کے وجود یا ان کے نمونے سے کسی کو ٹھوکر لگے۔ یہاں اس آیت میں اللہ اور رسول کو اکٹھا کر کے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جو اللہ کہتا ہے وہی اس کے رسول کہتے اور کرتے ہیں۔ پس اگر روحانی زندگی چاہتے ہو تو آنکھیں بند کر کے رسول کے پیچھے چل پڑو۔ اس کی اتباع کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو یہ بھی فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے اور خدا کی محبت ہی وہ مقام ہے جس سے روحانی حیات ملتی ہے، روحانی زندگی ملتی ہے۔ پس حقیقی روحانی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا ضروری ہے اور جب تک ایک (مومن) کہلانے والا حقیقی رنگ میں اس بات کو نہیں مانتا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں اعلان کروائی کہ (-) (آل عمران:32) پس میری اتباع کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اس وقت تک ایک (-) کہلانے والا حقیقی متبع اور مومن نہیں کہلا سکتا اور آپ کی اتباع کے لئے آپ کے نمونے کی لکھی ہوئی تفصیل جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا قرآن کریم کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں ناانصافی پر مجبور نہ کرے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ بلاوجہ کسی کا خون نہ بہاؤ۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃٌ للعالمین ہیں جو بلا تخصیص مذہب و ملت ہر ایک کے لئے رحمت ہیں۔ رحمانیت اس بات کا ہی تقاضا کرتی ہے کہ وہ بلا تخصیص ہو۔

غرض کہ جیسے جیسے قرآن کریم کو پڑھتے جائیں اس میں ہر قسم کی رہنمائی اور ہدایت ملتی چلی جاتی

ہے۔پس قرآن کریم تو ہر اس شخص کے اعتراض کو ردّ کرتا ہے جو آجکل کے (-) کے غلط عمل دیکھ کر ......معترضین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر کرتے ہیں کہ یہ زندگی ہے؟ تم کہتے ہو کہ رسول زندگی دینے والا ہے لیکن کیا یہ زندگی ہے جو دینے کے لئے تمہارا رسول اور تمہارا دین آیا ہے؟ انبیاء تو زندگیاں دیتے ہیں لیکن (-) کے تو عمل بھی مردہ ہیں اور عملاً بھی انسانی زندگی کے خاتمے میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔معصوموں بیواؤں کے قتل ہو رہے ہیں۔

مجھ سے اگر کوئی پوچھے، کئی دفعہ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں۔احمدیوں سے بھی پوچھتے ہیں تو مَیں یہی کہا کرتا ہوں کہ تمہارے اس اعتراض کا جواب تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چودہ سو سال پہلے اسلام کے ابتدا میں ہی قرآن کریم میں سورۃ جمعہ کی ان آیات میں دے چکے ہیں کہ (-) (الجمعۃ:3-4) کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

پس یہ جہالت اور گمراہی جو اس وقت کے (-) کے عمل سے ظاہر ہو رہی ہے وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی اور اس کے دُور کرنے کے لئے اور اصل زندگی بخش پیغام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا اور اب یہ زندگی بخش پیغام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر جماعت احمدیہ (-) یہ پیغام پہنچا رہی ہے اور اس کی ذمہ داری ہے کہ یہ پہنچائے......

اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کا نزول ہو گا جو زندگی بخشے گا۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ میں زندگی بخشنے آیا ہوں اور آپ کے ماننے والوں نے یہ زندگی پائی۔پس یہ اعتراض کہ کیا یہ رسول ہے جو زندگی دینے والا ہے؟ یہ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ آپ نے اور اللہ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ یہ حالات ہوں گے۔یہ پیغام تو زندگی بخش ہے اور رہے گا۔یہ رسول تو زندگی بخش ہے اور ہمیشہ تا قیامت رہے گا لیکن اس پر عمل کرنے والے اس کی پیروی کرنے والے نہیں ہوں گے اور ایسے حالات میں پھر اللہ تعالیٰ آپ کی کامل اتباع اور پیروی میں مسیح موعود کو بھیجے گا......۔

آپ فرماتے ہیں:

’’......طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ملک میں ریل کا تیار ہونا اونٹوں کا بیکار ہونا یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانے میں اس طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اس آخری گروہ کو مِنْھُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی (-) کے رنگ میں ہی ہیں۔سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج (-) کا اور کس نے پایا۔اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو (-) سے مشابہت ہے۔وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ (-) نے دیکھا۔وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ (-) نے پایا۔وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ (-) نے اٹھایا۔وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ (-) نے حاصل کی۔بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ (-) روتے تھے‘‘۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد14 صفحہ 305-306)

پس آپ کا یہ دعویٰ کہ میں دنیا کو زندگی دینے آیا ہوں بڑی شان سے پورا ہوا اور ہو رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے بھی دنیا کو زندگی بخش رہا ہے۔اب خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا آپ کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے۔اس کے بغیر ناممکن ہے۔قرآن کریم کے معارف و حقائق بتانا آپ کا ہی کام ہے۔لوگوں کو روحانی زندگی اب آپ کے ذریعہ سے ہی مل رہی ہے اور مل سکتی ہے۔چودہ سو سال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور محبت میں فنا ہو کر کامل عملی نمونہ آپ نے ہی پیش فرمایا۔پس یہ عملی اور اخلاقی زندگی بخشنے کا فیضان آج بھی جاری ہے۔لیکن اسلام پر اعتراض کرنے والے اس طرف نظر نہیں کرتے۔اگر (-) کے غلط عمل دیکھتے ہیں تو ضرورت سے زیادہ پراپیگنڈا کیا کرتے ہیں۔اعتراضوں کی بھرمار شروع ہو جاتی ہے۔

گزشتہ دنوں مجھے کسی نے لکھا کہ ایک پڑھے لکھے عیسائی سے (دین) کی خوبصورت تعلیم پر بات ہو رہی تھی اور خلافت کے جاری نظام اور جماعت دنیا میں کیا خدمات انجام دے رہی ہے اس بارے میں احمدی نے بتایا تو وہ کہنے لگا کہ میڈیا کو کیوں نہیں بتاتے۔یہ دنیا کو کیوں نہیں پتا لگتا۔اخباروں میں یہ کیوں نہیں آتا۔اس دوست نے کہا کہ ہم تو بتاتے ہیں۔ہماری (دعوت) بھی ہے،لیف لٹس کی تقسیم بھی ہے۔اب تو تقسیم لاکھوں کروڑوں میں چلی گئی ہے۔بسوں میں اشتہار ہیں اور ذریعے ہیں اشتہار کے۔مختلف پروگرام ہیں۔خبریں بھی دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن میڈیا اس کو اتنی کوریج نہیں دیتا جتنی وہ منفی خبروں کو دیتا ہے۔تو عیسائی دوست خود ہی کہنے لگے کہ ہر چیز ہی کمرشلائز ہو چکی ہے میڈیا کو بھی جس طرف رجحان زیادہ ہو لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے چٹ پٹی خبروں کی ضرورت ہے تا کہ لوگ ان کو سنیں اور دیکھیں اور (-) کے خلاف کیونکہ آجکل رجحان ہے اس لئے ان کے خلاف خبریں لگانے میں یہ تیزی دکھاتے ہیں۔خود ہی کہنے لگا کہ میڈیا والے انصاف سے کام نہیں لیتے اور حقائق سے گریز کرتے ہیں۔بہرحال یہ ان کا کام ہے لیکن بعض اب ایسے بھی ہیں جو کچھ نہ کچھ حق میں کہنے یا بولنے لگ گئے ہیں۔

گزشتہ دنوں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ بی بی سی کے نمائندے نے مجھ سے انٹرویو لیا تھا۔کافی لمبا تھا۔اس کے کچھ حصے کو انہوں نے اپنی ایک ڈاکومنٹری میں بھی سنایا ہے جو کل ایک دفعہ دکھایا جا چکا ہے۔بی بی سی ایشیا پر اور جو بی بی سی ورلڈ ریڈیو سروس ہے اس میں شاید ہفتے سے دکھائیں گے یا ہفتے سے شروع کریں گے یا صرف ہفتے والے دن انہوں نے دکھانا ہے۔بہرحال اس دن انہوں نے کہا کہ ہم یہ سنائیں گے۔(دکھائیں گے نہیں سنائیں گے کیونکہ ریڈیو سروس ہے۔) اس میں میری یہ بات بھی انہوں نے شامل کی ہے کہ جماعت جو خوبصورت تعلیم دیتی ہے وہ (دین) کی حقیقی تعلیم ہے اور اسی وجہ سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہر سال جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔پوری بات تو نہیں لیکن بہرحال انہوں نے کافی حد تک بتائی،کچھ کچھ الفاظ بھی بیچ میں سنائے ہیں کہ جو لوگ شامل ہوتے ہیں وہ اس لئے شامل ہوتے ہیں کہ (دین) کی حقیقی تعلیم ان کو پتا لگتی ہے اور (دین) کے اس زندگی بخش پیغام کو سن کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔پس (دین) کی تعلیم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے میں کوئی کمی نہیں ہے بلکہ ایک کامل اور مکمل نمونہ اور تعلیم ہے۔اگر خرابی ہے تو ان (-) اور لوگوں میں جو ان کی غلط رہنمائی کرتے ہیں اور جو غلط طریقے پر ان (-) کے پیچھے چلتے ہیں۔

اگر یہ بات نہ ہو کہ انبیاء زندگی بخشتے ہیں جس کا سب نبیوں نے دعویٰ کیا تو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتماد اٹھ جائے۔وہ مردہ مذاہب جو صرف دعویٰ کرتے ہیں اور اب زندگی بخشنے والی بات ان میں کوئی نہیں رہی۔اس لئے لوگ ان مذاہب کو چھوڑ رہے ہیں۔ان مذاہب کے ساتھ رسمی تعلق تو ہے لیکن ایمان کی حالت نہیں۔(مومنوں) پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے اس زمانے میں بھی اپنا (-) بھیج کر اپنی تعلیم کو تازہ کر کے ہمارے سامنے پیش فرمایا تا کہ ہم روحانی زندگی کو حاصل کرتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے مامور اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ لے کر آتے ہیں کہ جو قوم ان کے ساتھ شامل ہو گی،حقیقی پیروی کرے گی وہ اسے کامیابی تک پہنچائیں گے۔انہیں روحانی زندگی عطا ہو گی اور باقی لوگ ناکام

اور ذلیل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ آپ غالب آئیں گے۔ آپ کے ماننے والے ترقی کرتے چلے جائیں گے انشاء اللہ۔ خلافت کا نظام آپ کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے چلتا چلا جائے گا۔ کوئی اور نظام اگر اس کے مقابل پر اٹھے گا تو ناکام و نامراد ہوگا۔ خلافت وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ چھین کر نہیں لیا جاتا۔ ظلم کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ معصوموں کو زندہ درگور کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ ظالمانہ طریقے پر قتل کر کے اس نظام پر قبضہ نہیں کیا جاتا۔ یہ تو زندگیاں دینے کا ذریعہ ہے نہ کہ زندگیاں لینے کا۔ جو خدا تعالیٰ کی تائید اور مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس کوئی اور نظام بھی جو چھین کر لیا جائے وہ خدا تعالیٰ کا تائید یافتہ نہیں ہوسکتا اور نہ کبھی ہوا ہے۔

یہاں ایک چیز یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کو ماننے والے، زندگی حاصل کرنے والے اور زندگیاں دینے والوں کو قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں اور مامور کے ساتھ شامل ہونے والے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ ان کو قربانیوں کی اہمیت کا پتا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بعض دفعہ اپنی اس ظاہری زندگی کو روحانی زندگی کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے وقت میں بھی ایسے تھے جنہوں نے اپنے خاندان، رشتے دار، مال، کاروبار حتی کہ جان تک کی قربانی دی۔ ماننے والوں کو جذبات کی، رشتے داروں کی، مالوں کی تو اکثر قربانی دینی پڑتی ہے لیکن جان کی قربانیاں دینے والے بھی ہوتے ہیں۔ تو ان میں ایسے تھے جنہوں نے یہ سب کچھ قربان کیا لیکن اپنی روحانی زندگی پر موت نہیں آنے دی۔ اور آج بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو قربانیاں دیتے ہیں۔ جذبات کی قربانی ہے، مال کی قربانی ہے، رشتوں کی قربانی ہے۔ یہ سب قربانیاں وہ خوشی سے دے رہے ہیں اور جان کی قربانیاں بھی بعض جگہوں پہ دے رہے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو احمدیت قبول کرتے ہیں، (دین) کے حقیقی زندگی بخش پیغام کو قبول کرتے ہیں تو ساتھ ہی ان کے لئے مشکلات اور مصائب کا دور شروع ہو جاتا ہے لیکن وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ روحانی زندگی کو ظاہری زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ لوگ مختلف تکالیف میں سے گزرتے ہیں، بہت تنگ کیا جاتا ہے لیکن پرواہ نہیں کرتے۔ ایسی مشکلات سے گزرنے والوں کی اب تو جماعت کی تاریخ میں بے شمار مثالیں ہیں۔ چند ایک کی مثالیں میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں جنہوں نے اگرچہ جان کی قربانی تو نہیں دی لیکن احمدیت قبول کی تو جذبات کی قربانی، معاشرے کی مشکلات اور مصائب کا ان کو سامنا کرنا پڑا۔ معاشرے میں احمدیت قبول کرنے کے ساتھ ہی ان پر دباؤ پڑنے شروع ہو گئے۔

ایک صاحب حسام الدین صاحب تھے۔ عرب ہیں۔ انہوں نے ہمارے عکرمہ صاحب کے لئے ایک دفعہ ایک پیغام چھوڑا کہ کچھ عرصہ قبل میں نے بیعت کی تھی اور اب بڑے مشکل حالات کا سامنا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو تسلی دلائی۔ حالات پوچھے کیا وجہ ہوگئی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اور میری بیوی (-) جماعت سے منسلک تھے اور (-) دوروں پر جایا کرتے تھے۔ پھر جب ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھے تو حضرت اقدس مسیح موعود کے پیغام پر میں ایمان لے آیا۔ مجھے سچا لگا، زندگی بخش لگا۔ میری بیوی نے بڑی شدید مخالفت کی اور میرے گھر والوں کو میرے خلاف بھڑکایا۔ تو کہتے ہیں مولویوں کو بھی میرے خلاف کیا۔ مولویوں کے کہنے پر میری بیوی الازہر سے میری تکفیر کا فتویٰ بھی لے آئی اور ہماری علیحدگی ہوگئی۔ نکاح ختم ہو گیا جو مولویوں کا طریق ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں گھر والوں نے مجھ پر بہت پریشر ڈالا کہ جماعت کو چھوڑ دوں لیکن میں نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ اس بیوی سے میرے چار بچے بھی ہیں لیکن سب کچھ چھوڑنے کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان پر قائم ہوں۔ بیعت کے بعد مجھے اجنبیت کی حقیقت معلوم ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سمجھ آیا کہ ''(دین) اجنبی ہونے کی حالت میں شروع ہوا اور آخر کار پھر اجنبی ہو جائے گا۔ پس اجنبیوں کو مبارک ہو۔'' کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود مجھے پناہ دی اور میرا کفیل ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ میں کبھی نہ پھسلوں۔ میں پھسلنے والا نہیں اور ثابت قدم رہوں گا انشاء اللہ۔

اسی طرح مختلف علاقے ہیں۔ اب یہ ایسٹ افریقہ ہے جہاں تنزانیہ سے ہمارے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں شیانگا ریجن کے بعض علاقوں میں ایک پروگرام کا موقع ملا۔ کئی جگہ سے نئی بیعتیں آئیں۔ ان میں ایک گاؤں سونگا میلے ہے۔ وہاں غیر احمدیوں کی مسجد بھی ہے۔ اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں میں سے تقریباً نوے فیصد مسلمانوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی اور اس کے بعد پھر تنزانیہ میں غیر احمدی مسلمانوں کی تنظیم بکواٹا (Bakwata) ہے جو کہ مسلمانوں کی ایک نمائندہ جماعت سمجھی جاتی ہے، اس نے شدید مخالفت شروع کر دی۔ پہلے انہوں نے احمدیوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کیں اور کیونکہ انہوں نے یہاں فوری طور پر معلم بھی بھیج دیا تھا تاکہ تربیت شروع ہو جائے اور اس نے تربیت شروع کر دی تھی۔ اس لئے ان کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی رہی۔ (دین) کی حقیقی تعلیم کا علم ان کو ہو گیا۔ انہوں نے کسی کے ڈرانے دھمکانے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ آخر انہوں نے اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے ایک متبادل جگہ بنا لی اور انہوں نے (بیت) کی تعمیر کا فیصلہ کیا تو پھر انہوں نے نیا رخ اختیار کیا اور جو ضلعی انتظامیہ تھی اور جو پولیس تھی اس کا افسر جو کہ خود سنی مسلمان تھا اس نے بھی بکواٹا کی ضلعی تنظیم کے ساتھ مل کے گاؤں کے نو احمدیوں کو تنگ کرنا شروع کیا۔ معلم صاحب سمیت دو آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ پھر کچھ وقفے کے بعد چھوڑ بھی دیا اور پھر دوبارہ چند دنوں کے بعد معلم کو بھی اور ہمارے تین چار احمدیوں کو بھی گرفتار کر لیا اور یہی اصرار تھا کہ مقدمہ کریں گے۔ مختلف قسم کے الزامات احمدیوں پر لگاتے رہے کہ احمدی ہماری مسجد کو آگ لگانے آئے ہیں۔ اس لئے اپنی الگ (بیت) بنا رہے ہیں۔ انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ ہمارا امن وسکون برباد کر دیا ہے۔ جو باتیں یہ خود کرتے ہیں وہ سب الزامات احمدیوں پر لگاتے چلے گئے۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور یہ سب لوگ اپنے ایمان پر قائم رہے اور انہوں نے کسی قسم کی پرواہ نہیں کی۔ یہ بڑی مشکلات میں سے گزرے ہیں۔

اب ایک اور تیسری مثال دیتا ہوں۔ پہلے ایسٹ افریقہ تھا۔ یہ ویسٹ افریقہ ہے۔ بورکینا فاسو۔ فرنچ علاقہ ہے۔ یہاں بھی گان زُورگو (Ganzourgou) ایک جگہ ہے۔ وہاں پچھلے سال کی بات ہے کہ پانچ سو بیعتیں ہوئیں جس میں گاؤں کا چیف اور امام بھی بیعت میں شامل ہو گئے۔ آخر ان کے جو دوسرے گاؤں کے علاقے کے قریبی رشتے دار تھے انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ سوشل بائیکاٹ ہو گیا۔ سلام کرنا، میل جول، لین دین یہ سب ختم کر دیا۔ وہاں اس علاقے میں، قصبے میں یا گاؤں میں ایک چھوٹی سی جگہ تھی، جہاں نماز پڑھا کرتے تھے وہاں نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی اور مخالفت بڑھتی چلی گئی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اب یہ جو دور دراز علاقے میں رہنے والے لوگ ہیں اور بظاہر اَن پڑھ کہلاتے ہیں، انہوں نے کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور اپنے ایمان کو سلامت رکھا اور قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب حالات بہتر کر دیئے ہیں۔ تو ان مخالفتوں میں سے ہر ایک کو گزرنا پڑتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ میں نے پرانے لوگوں کی مثالیں نہیں دی ہیں۔ بے شمار ایسی مثالیں ہیں۔

یہ تازہ مثالیں اس لئے دی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تیزی سے اپنے فضل سے دلوں میں ایمان بھرتا ہے اور دلوں میں ایمان بھر رہا ہے اور پھر اس کے بعد یہ ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ایسے لوگ ہیں جو احمدیت اور حقیقی (دین) کے پیغام کو سمجھ کر اپنی روحانی زندگی کا سامان کر رہے ہیں۔ یہ کام سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ اپنے ماموروں کے شامل حال ہوتی ہے تو یہ کام ہوتے ہیں۔ مامور کی نہ اپنی ہمت سے ہوسکتا ہے۔ نہ ہی ہمارے (مربیان) یا بعد کا نظام جو ہے وہ یہ کر سکتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی تائیدات شامل حال نہ ہوں اور یہ تائیدات ہی ہیں جو قربانی کے لئے تیار کرتی ہیں اور استقامت عطا کرتی ہیں۔ کئی پاکستانی بھی ہیں جو احمدیت قبول کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ان سے مختلف جگہوں پر مختلف ملکوں میں ملاقات بھی ہوئی تو جب بھی میں نے ان سے کہا کہ بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، سختیاں جھیلنی پڑیں گے، پاکستان نہیں جا سکتے یا جاؤ گے، جیسا کہ بعض جاتے بھی ہیں تو مشکلات ہوں گی۔ تو انہوں نے کہا ہم

نے بڑی سوچ سمجھ کے قبول کیا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہیں گے۔

یہ تو دنیا کا بھی طریق ہے اور اسی اصل پر دنیا چلتی ہے کہ کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے محنت بھی کرنی پڑتی ہے، قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور بڑے مقاصد کے حصول کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ پس دائمی روحانی زندگی کے لئے قربانیاں تو ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ہر قربانی کے لئے تیار رہنے والوں کو بغیر قربانی کے ہی اس قدر نواز دیتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ اگر انسان جو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اپنی استعداد کے مطابق معمولی نمونہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنا معمولی نمونہ دکھا کر دوسرے انسانوں کو نواز سکتا ہے تو خدا تعالیٰ جو بڑا دیالو ہے، جو نیتوں کے بھی بیشمار پھل لگاتا ہے اس کے نوازنے کی تو انتہا ہی نہیں ہے۔ انسان کی قربانی اور اس پر انعام کی ایک دنیاوی مثال ہم پیش کرتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں نے سنی ہوگی۔

کہاوت ہے کہ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔ وہ اپنے وزیر کے ساتھ ایک کسان کے پاس سے گزرا جو درخت لگا رہا تھا۔ عمر کے لحاظ سے وہ ایسے حصے میں تھا جہاں ان درختوں کے پھلوں سے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ تو بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس درخت لگانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ اس نے جواب دیا کہ پہلوں نے جو درخت لگائے تھے، جو قربانیاں کی تھیں ان کو ہم کھا رہے ہیں اور جو ہم لگائیں گے ان کو آئندہ نسلیں کھائیں گی۔ بادشاہ کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی اچھی بات لگتی تو خوش ہو کر وہ زِہْ کہتا تھا۔ جس کا مطلب وزیر کے لئے یہ اشارہ ہوتا تھا کہ اس کو انعام دے دو۔ کسان کی یہ بات سن کر بادشاہ خوش ہوا اور اس نے زِہْ کہا تو وزیر نے اس کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دے دی۔ یہ تھیلی لے کر کسان نے کہا کہ اس درخت نے تو لگاتے لگاتے ہی پھل دے دیا۔ اس کا تو ابھی فائدہ شروع ہو گیا۔ یہ بات پھر بادشاہ کو اچھی لگی۔ اس نے یہ سن کر پھر زِہْ کہہ دیا۔ وزیر نے پھر ایک تھیلی دے دی۔ اس پر اس نے کہا کہ درخت تو کئی سالوں میں تیار ہوتا ہے اور پھر ایک دفعہ پھل دیتا ہے۔ میرے درخت نے تو لگاتے لگاتے دو پھل دے دیئے۔ اس پر بادشاہ نے پھر زِہْ کہا اور کہا کہ اب چلو یہاں سے۔ نہیں تو بوڑھا ہمیں لوٹ لے گا۔ تو یہ تو دنیاوی بادشاہوں کا حال ہے جہاں انعاموں سے نوازتے ہیں وہاں خزانے خالی ہونے کا بھی ان کو ڈر رہتا ہے۔ لیکن ہمارا خدا تو وہ انعام دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتے اور روحانی زندگی دینے کے بعد پھر دائمی زندگی دیتا ہے اور اس اخروی زندگی میں بھی انعام دیتا چلا جاتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اس کے حصول کے لئے جیسا کہ یہ بوڑھا کسان قربانی کر رہا تھا قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ ایسی قربانیاں جن کا فوری فائدہ نظر نہیں آتا مگر اس کے پیچھے بہت عظیم الشان فوائد ہوتے ہیں۔ انبیاء کے متبعین بھی اسی اصول کے تحت قربانیاں کرتے ہیں اور وہ اور ان کی جماعت دنیا میں پھر کامیاب ہوتے جاتے ہیں اور باقیوں کو خدا تعالیٰ ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں پر کیا کیا ظلم نہیں کئے گئے۔ تقریباً تین صدیوں تک ان پر سخت مظالم ڈھائے گئے مگر وہ صبر سے مظالم برداشت کرتے رہے اور قربانی کرتے چلے گئے حتی کہ تیسری صدی میں جب روما کے بادشاہ نے عیسائیت قبول کی تو پھر ان کو آزادی حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس مشکلات کے دور میں غاروں میں چھپ کر بھی گزارا کیا۔ پس جس طرح عیسائیوں نے پہاڑوں کے غاروں میں چھپ کر اپنے ایمانوں کو سلامت رکھا۔ اپنی روحانی زندگی کو بچانے کے لئے چٹانوں کے پیچھے چلے گئے۔ اس لئے کہ انہیں یقین تھا کہ ایک دن ان کو آزادی ملنی ہے۔ اسی طرح آج مسیح موعود کے غلاموں کو ان سے زیادہ یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا یہ غلبہ ہونا ہے۔ پس ہم نے بھی جہاں جہاں مشکلات کے دَور ہیں اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنی ہے۔ جو زندگی کا پانی حضرت مسیح موعود نے ہمیں پلایا اس سے فیض پاتے چلے جانا ہے۔ عیسائیوں نے تو چٹانوں کے پیچھے چھپ کر اپنے ایمانوں کی حفاظت کی اور قربانیاں دیں۔ ہم نے اپنے ایمانوں کو پتھر کی چٹان کی طرح مضبوط کرنا ہے اور یہ ثابت کر کے دکھانا ہے تا کہ وہ انعام اور وہ فیض ہمیشہ جاری رہے۔ کچے ایمان تو پہلے بھی تھے اور بہت سوں میں ہیں۔ ہم نے اس بات کو ثابت کرنا ہے کہ مامور کا کام نئی زندگی پیدا کرنا ہوتا ہے اور ایمانوں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے اور وہ حالت بہرحال ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے اندر پیدا کرنی ہے اور اس حالت کا اظہار اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہوں کہ غلبہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا مقدر ہے اور بحیثیت فرد جماعت اس بات کو ہر ایک سمجھے کہ اس غلبے میں میں نے بھی حصہ ڈالنا ہے۔ دنیا کی نجات میرے ذریعہ سے ہونی ہے اور اس کے لئے میں نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ تمام مشکلات کے باوجود میں نے اپنی زندگی کے بھی سامان کرنے ہیں اور دنیا کی زندگی کے بھی سامان کرنے ہیں کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں جو دنیا کو زندگی دے سکے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی فتوحات اور غلبے کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا'' (اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے) ''اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(-) (یٰس: 31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے'' (جیسا کہ غیر احمدیوں کا نظریہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں ناں کہ آسمان سے اترنا ہے) ''اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبے کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا (-) اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' انشاء اللہ

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66,67)

آج ہی مَیں ڈاک میں دیکھ رہا تھا کہ ایک جگہ ہمارے لڑکے لیف لٹ تقسیم کرنے گئے۔ غالباً جرمنی کی یا کسی اور ملک کی بات ہے۔ ذہن میں مستحضر نہیں۔ انہی یورپی ملکوں میں سے تھا۔ بہرحال ایک جگہ لیف لٹ تقسیم کر رہے تھے کہ عیسیٰ مسیح آ گیا۔ تو وہاں دو آدمی اپنے گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگے ہم ابھی اسی بات پر ڈسکس (Discuss) کر رہے تھے کہ اگر عیسیٰ نے آنا تھا تو آسمان سے اب تک کیوں نہیں اترا۔ اور اگر نہیں آنا تو پھر کب آئے گا؟ اور اگر زمین سے آنا ہے تو کون آئے گا؟ اور اسی ڈسکشن کے دوران ہی تم یہ لیف لٹ لے آئے کہ (-) آ چکے ہیں۔ مسیح موعود آ چکے ہیں اور تمہارا یہ پروگرام ہے، نمائش بھی ہے۔ ہمیں یہ دعوت نامہ مل گیا ہم ضرور آئیں گے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نئے نئے راستے کھول رہا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں خود ڈال رہا ہے کہ وہ اس بات کو سوچیں۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اس پھلنے پھولنے والے درخت کا حصہ بنے رہیں اور ہمارے ایمان مضبوط چٹان کی طرح قائم رہنے والے ہوں اور ہم اپنی ذمہ داریاں ہمیشہ ادا کرتے چلے جانے والے رہیں۔

☆............☆............☆............☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب معلم وقف جدید F7/3 اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

عتیق الرحمٰن ابن مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ G-6 اسلام آباد نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ان کی دادی اماں کو حاصل ہوئی البتہ آخری تین پارے خاکسار نے پڑھائے۔ تقریب آمین کے موقع پر مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی برکات سے نوازے اور اس کی تعلیمات پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم صباحت احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ چک نمبر R-170/10 ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 17 ستمبر 2014ء کو جماعت احمدیہ R-170/10 میں 12 اطفال اسد اقبال، ذیشان اسلم، مدثر احمد، معاذ احمد، غفار احمد، توقیر احمد، مسرور احمد، محمد طیب، فراز احمد، قمر لطیف، ذیشان انور، عدیل اکبر، 2 ناصرات ثمر کومل، فرحت کومل اور ایک ناصر مکرم نذیر احمد صاحب عمر 80 سال کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ مکرم یاسر احمد ناصر صاحب مربی ضلع خانیوال نے بچوں سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآن مجید پڑھنے اور اسکی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

۞ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد بھلر صاحب مرحوم آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور حال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری نواسی مکرمہ زوباریہ صدف صاحبہ بنت مکرم شیراز احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 18 جولائی 2014ء کو کھوسکی میں مکرم غالب احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ نے دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم محمد اکرم صاحب مرحوم آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور حال کینیڈا کے ساتھ کیا۔ دلہا مکرم جان محمد صاحب مرحوم معلم سلسلہ کا نواسہ جبکہ دلہن مکرم اعجاز احمد ٹاہو صاحب مرحوم آف کھوسکی ضلع بدین کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اس بندھن کو دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

نکاح

۞ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم صاحب مرحوم آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور حال کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 18 جولائی 2014ء کو کھوسکی میں مکرم غالب احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ نے دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مکرمہ عروج کنول صاحبہ بنت مکرم محمد رمضان صاحب کھوسکی ضلع بدین کے ساتھ کیا۔ دلہا مکرم جان محمد صاحب مرحوم معلم سلسلہ کا نواسہ جبکہ دلہن مکرم چوہدری بشیر احمد بھلر صاحب مرحوم آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی نواسی اور مکرم خوشی محمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اس بندھن کو دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

۞ وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆............☆............☆☆

سیدنا بلالؓ فنڈ

۞ احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔"

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

"یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔"

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔"

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

گوندل کے ساتھ پچاس سال
★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

مکرم فرید احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ کونگو

کونگو کنشاسا میں عطیہ خون کا پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کنشاسا ریجن (کونگو کنشاسا) کو مورخہ 18 مئی 2014ء کو عطیہ خون کا پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ عطیہ خون کیلئے احمدیہ کلینک مسینا (Masina) کا انتخاب کیا گیا۔

اس روز خون کا عطیہ دینے سے قبل باقاعدہ ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، مکرم ابوبکر thsitenge نے عطیہ خون کی اہمیت اور ضرورت کے حوالے سے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کونگو نے خدمت انسانیت پر تقریر کی۔ تقریب کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

عطیہ خون وصول کرنے کے لئے کنشاسا کے جنرل ہسپتال کی 8 رکنی ٹیم موجود تھی۔ مکرم امیر صاحب نے سب سے پہلے خون کا عطیہ دیا۔ اس کے بعد مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے عطیہ خون دیا۔ خون دینے کیلئے 72 افراد موجود تھے۔ میڈیکل چیک اپ کے بعد 9 جماعتوں کے 54 افراد سے خون لیا گیا۔

اس پروگرام کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے خصوصی کوریج دی جن میں کونگو کے نیشنل Horizon 33, Tv RTNC نے خبروں میں نشر کیا نیز 30 منٹ کی ڈاکومنٹری پیش کی۔ پرنٹ میڈیا کونگو کے مشہور اخبار Le Potential نے نصف صفحہ پر ایک آرٹیکل شائع کیا۔

نیز جنرل ہسپتال کنشاسا نے جماعت کو شکریہ کا خط لکھا جس میں انہوں نے اس پروگرام کو منعقد کرنے پر بہت تعریف کی اور اس کاوش کو سراہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 رجون 2014ء)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

۞ ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

مکرم نعمان ظفر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار اور اہلیہ مکرمہ آصفہ سیف صاحبہ کو مورخہ 15 ستمبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے حسان ظفر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب اور محترم عبدالرحمٰن مبشر صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر والا، خادم دین، نافع الناس اور والدین وخاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری خواہر نسبتی مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب مرحوم مورخہ یکم اکتوبر 2014ء کو ڈیرہ غازیخان میں برین ہیمبرج کی وجہ سے بعمر 45 سال وفات پاگئیں۔ آپ شوگر کی مریضہ تھیں۔ اُسی روز ڈیرہ غازی خان سے میت بیوت الحمد کالونی ربوہ لائی گئی اور بیت مبارک میں بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم شکیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب ڈیرہ غازی خان کی بہو اور مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم رند بلوچ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے لواحقین میں تین بیٹے، تین بیٹیاں، ایک پوتی، چار نواسے، تین بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں مرحومہ بہت سادہ، خداترس، ملنسار اور ہر ایک کی خوشی غمی میں جہاں تک ممکن ہوتا شامل ہوتی تھیں۔ خاوند کی وفات کے بعد پوری ذمہ داری کے ساتھ تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کی شادی کی اور اپنے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے، ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔اکتوبر

طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:05
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:46

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9۔اکتوبر 2014ء

6:30 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	بیت الغفور کا افتتاح 18 مارچ 2012ء
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 12 نومبر 1997ء
9:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	بیت الغفور کا افتتاح

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نور سائیکل ورکس
یادگار روڈ سے دارالرحمت شرقی نزد ابراہیم آٹا چکی شفٹ ہوگیا ہے۔
مطیع الرحمٰن ناصر: 047-6213999

خوشخبری
سیل۔سیل۔سیل
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ فورسیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شو وم: 047-6213961

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com

گارڈن ایونیو
آج کی سرمایہ کاری کل کا منافع
دفتر مضافاتی کمیٹی ربوہ اور TMA چنیوٹ سے منظور شدہ کالونی جس میں کشادہ کارپٹڈ روڈ، سیوریج وغیرہ اقصیٰ چوک کے قریب ترین رحمٰن کالونی سے ملحقہ میں 10,5 مرلہ کے پلاٹ مناسب قیمت پر دستیاب ہیں
رابطہ: بھٹی پراپرٹی اینڈ موٹرز بلال مارکیٹ ربوہ
آصف سہیل بھٹی: 0333-9400005

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES			APPLY NOW (Requirement)
Science	Engineering	Management	- Intermediate with above 60%
Medicine	Economics	Humanities	- A-Level Students
Get 18 Months Job Search Visa After Masters			- Bachelor Students with min 70%
Degree & Even Work Allowed During Studies			- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax:+4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com